غیر مبایعین کیلئے خلافت ثانیہ کی حقانیت کا ثبوت

"الفضل" کے ذریعہ احباب کرام یہ خوشخبری سن چکے ہیں۔ کہ ۲۲۔ جنوری ۱۹۴۰ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کا شرف حاصل کر لیا ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں وہ اپنے اخلاص کی وجہ سے خاص درجہ رکھتے تھے۔ اور پھر بیعت خلافت نہ کرنے کے عرصہ میں غیر مبایعین ان کی خاص قدر و منزلت کرتے رہے اور خاص اعزاز کے مستحق سمجھتے تھے۔ اس لئے ان کا ایک لمبے عرصہ کی گہری تحقیق کے بعد اپنی آخری عمر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت میں داخل ہونا غیر مبایعین کے لئے خلافت ثانیہ کی حقانیت معلوم کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ حق کی تڑپ رکھنے والے اور صداقت کے متلاشی اصحاب کو ضرور اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ایسے اصحاب کی راہنمائی کے لئے ذیل میں ایک نہایت ہی اہم امر پیش کیا جاتا ہے۔

آج سے قریباً چھبیس سال پیشتر جب غیر مبایعین حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت سے روگردانی کرتے ہوئے مرکز سے علیحدہ ہو گئے۔ تو انہوں نے لاہور کو اپنا مرکز بنا کر ۲۲ مارچ ۱۹۱۴ء کو ایک مجلس شوریٰ منعقد کی۔ اور اس میں آئندہ نظام کے متعلق چند قراردادیں پاس کیں۔ اس مجلس کی جس کے متعلق لکھا گیا تھا کہ "کل مجمع قریباً ایک سو سے زائد اہل الرائے احباب کا تھا" مفصل روئداد چھپی ہوئی ضمیمہ اخبار "پیغام صلح" ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء میں موجود ہے۔ اس شوریٰ میں جو ریزولیوشنز اتفاق رائے سے پاس ہوئے ان میں سے پہلا یہ تھا۔ کہ:۔

"بڑی بڑی جماعتوں میں ایسے بزرگ بیعت لینے کے لئے منتخب کئے جائیں۔ تاکہ سلسلہ ترقی کرے۔ اور آسانی سے لوگ اس میں داخل ہو سکیں ایسے بزرگ احمد کے نام پر یعنی غیر احمدیوں کو احمدی سلسلہ میں داخل کرنے کے لئے لوگوں سے بیعت لیں گے۔"

ان الفاظ میں اصولی طور پر یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ بڑی بڑی جماعتوں میں سے ایسے اصحاب جو اپنے تقویٰ و طہارت کے لحاظ سے دینی علم اور اعمالِ صالحہ کے لحاظ سے۔ احمدیت کے لئے قربانی اور ایثار کے لحاظ سے سب سے بڑھے ہوئے ہوں۔ انہیں اس لئے منتخب کیا جائے۔ کہ وہ احمد کے نام پر غیر احمدیوں سے بیعت لے کر انہیں احمدیت میں داخل کریں۔

اس کے بعد ان بزرگوں کا انتخاب کیا گیا۔ جن کا ذکر دوسرے۔ چوتھے۔ پانچویں اور چھٹے ریزولیوشن میں بالفاظ ذیل کیا گیا ہے۔

"۱۔ صاحبزادہ صاحب (سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کے انتخاب کو اس حد تک ہم جائز سمجھتے ہیں۔ کہ وہ غیر احمدیوں سے احمد کے نام پر بیعت لیں یعنی اپنے سلسلہ میں ان کو داخل کریں لیکن احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے۔ اس حیثیت میں ہم انہیں امیر تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

"۲۔ بموجب الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب مولوی غلام حسن خانصاحب کو جو کہ ہمارے سلسلہ کے پاک نفس رکن ہیں۔ احمد کے نام پر سلسلہ میں داخل کرنے کے لئے غیر احمدیوں سے بیعت لینے کے لئے منتخب کیا گیا۔"

"۳۔ سید حامد شاہ صاحب کو جو سلسلہ کے ایک اہم۔ پارسا اور متقی بزرگ ہیں۔ وہ بھی ایسے لوگوں کو سلسلہ میں شامل کرنے کے لئے احمد کے نام پر بیعت لینے کے لئے اتفاق رائے سے مجاز قرار دیئے گئے۔"

"۴۔ ایسا ہی خواجہ صاحب (جناب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم) بھی بیعت لینے کے منصب پر مقرر کئے گئے۔"

(ضمیمہ پیغام صلح ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء صفحہ ۲)

اس کے بعد ۲۶۔ مارچ ۱۹۱۴ء کے "پیغام" میں "موجودہ مشکلات کے تصفیہ کے لئے ایک احسن تجویز" کے عنوان سے اعلان کیا گیا۔ کہ:۔

"جیسا کہ "پیغام صلح" مورخہ ۲۴ مارچ میں شائع کیا جا چکا ہے۔ احمدی احباب کی مجلس شوریٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ الوصیت کے مطابق خان صاحب غلام حسن خان صاحب۔ سید حامد شاہ صاحب۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب۔

اور نیز صاحبزادہ محمود احمد صاحب کو احمد کے نام پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نئے احباب کو داخل کرنے کے لئے بیعت لینے کے لئے منتخب کیا جا چکا ہے"۔

غرض غیر مبائعین کے "اہل الرائے" نے اپنی مجلس شوریٰ میں جو چار بزرگ بیعت لینے کے لئے منتخب کئے۔ اور جن کے انتخاب کے وقت مولوی محمد علی صاحب کو قطعاً نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ وہ حسب ذیل تھے۔

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۲) حضرت سید حامد شاہ صاحب

(۳) جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب

(۴) جناب خواجہ کمال الدین صاحب

پھر یہ انتخاب اندھا دھند نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ بڑے غور و فکر۔ سوچ بچار اور اعلیٰ صفات کو پیش نظر رکھ کر کیا گیا۔ اور اس کے متعلق جماعت کو ہر طرح اطمینان دلایا گیا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق لکھا۔

"پیارے ناظرین ہم آپ کو یقین کلی دلاتے ہیں۔ کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور ملجا و ماویٰ سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں۔ اور دل سے ان سے محبت کرتے ہیں واللہ علی ما نقول شہید مگر اعتقاد میں فرق ہونے کی وجہ سے ہم ان سے بیعت نہیں کر سکتے"۔ (پیغام صلح ۱۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ غیر مبائعین کے اہل الرائے ابتداء میں باوجود مخالفت کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہر پہلو سے بے مثال سمجھتے تھے۔ دوسرے بزرگ حضرت سید حامد شاہ صاحب تھے۔ جنہیں عالم۔ پارسا۔ اور متقی تسلیم کیا گیا۔ اور پھر لکھا گیا۔ کہ "ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے جناب سید حامد شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی تھی۔ کہ آپ بزرگ ہیں۔ آپ ہم کو خدا کے لئے مشورہ دیں ...... اگر ہم سب کے لئے حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت موجودہ حالات میں ضروری ہے۔ تو آپ فرما دیں۔ تاکہ ہم سب چلکر ان کی بیعت کر لیں"۔

(پیغام صلح ۳۱ مارچ ۱۹۱۴ء)

تیسرے بزرگ جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری تھے جن کے متعلق غیر مبائعین کی مجلس شوریٰ نے قرار دیا۔ کہ "وہ ہمارے سلسلہ کے پاک نفس رکن ہیں"۔ پھر مولوی محمد علی صاحب نے ان کے متعلق لکھا۔

"مولوی غلام حسن خان صاحب رجسٹرار پشاور جو اپنے تقوے اور دیانت کے لحاظ سے دشمن و دوست کے نزدیک یکساں قابل اعتبار ہیں۔ اور اس سلسلہ کے اول شیدائیوں میں سے ہیں"۔

(پیغام صلح ۱۵ مارچ ۱۹۱۴ء)

یہی نہیں بلکہ اس وقت تک ان کی تعریف و توصیف کرتے رہے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بزرگ بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت میں شامل ہو گئے۔ اور اس طرح غیر مبائعین کے منتخب کردہ چار مسلمہ بزرگوں میں سے تین نے اپنے طرز عمل سے ثابت کر دیا۔ کہ جماعت مبائعین حق و راستی پر ہے۔ اور جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت ہی صحیح اور حقیقی نظام ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور آپ کے منشاء کے مطابق ہے۔

چوتھے صاحب جنہیں غیر مبائعین نے منتخب کیا تھا۔ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم تھے۔ جنہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت سے محروم ہوتے ہوئے وفات پائی۔ مگر غیر مبائعین خوب جانتے ہیں کہ وہ ان سے بھی علیحدہ ہو چکے تھے۔ کیا بلحاظ نظام اور کیا بلحاظ عقائد۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے متعلق انہوں نے ایسے کھلے الفاظ میں نکتہ چینی کی۔ کہ مولوی صاحب ان کا انتقام لینے میں حد سے بڑھ گئے۔ اسی طرح ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے نہایت ہی ناموزوں اور غیر مناسب الفاظ خواجہ صاحب کے متعلق استعمال کر کے ظاہر کر دیا۔ کہ غیر مبائعین خواجہ صاحب کو اپنے لئے سخت ناگوار سمجھتے تھے۔ اور ان کی آخری بیماری میں انہیں کچوکے دینے میں دل کی راحت محسوس کرتے تھے۔

غرض غیر مبائعین کی سب سے پہلی مجلس مشاورت نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد بڑے غور و خوض اور بڑی چھان بین کے بعد جماعت احمدیہ میں سے جن چار بزرگوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کی حفاظت اور ترقی کا انحصار سمجھا۔ اور اپنی طرف سے ان کے سپرد یہ کام کر بھی دیا۔ ان میں سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تو چونکہ خدا تعالیٰ نے خود جماعت احمدیہ کی حفاظت اور راہ نمائی کا منصب عطا فرما دیا تھا۔ اس لئے آپ کے متعلق غیر مبائعین کا انتخاب کوئی حقیقت نہ رکھتا تھا۔ لیکن باقی جن اصحاب کو انہوں نے منتخب کیا۔ وہ سب کے سب اس وقت تک نہ صرف غیر مبائعین کے ساتھ تھے۔ بلکہ ان کے لئے بطور عمود تھے۔ ان میں سے کسی نے خلافت ثانیہ کی بیعت نہ کی تھی۔ اور غیر مبائعین کو ان پر بڑی بڑی امیدیں تھیں۔ اتنی بڑی کہ ان کے مقابلہ میں مولوی محمد علی صاحب کی کوئی حقیقت نہ سمجھتے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے خلافت ثانیہ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے اپنی قدرت کا ایسا جلوہ دکھایا۔ کہ حضرت میر حامد شاہ صاحب چند ہی روز کے بعد غیر مبائعین کی مجلس شوریٰ کے دیئے ہوئے منصب کو بالائے طاق رکھ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت میں شامل ہو گئے۔ اور پھر انہوں نے نہایت دل سوزی اور ہمدردی کے ساتھ ان لوگوں کو جنہوں نے ان کے علم پاکباز اور متقی ہونے کا اعلان کیا تھا بیعت خلافت کرنے کی دعوت دی۔ مگر جماعت احمدیہ میں فتنہ کے بانیوں نے قطعاً فائدہ نہ اٹھایا۔ اب خدا تعالیٰ نے جناب مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری کو بیعت کی توفیق عطا کر کے پھر غیر مبائعین پر حجت تمام کی۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صداقت کا نشان ظاہر کیا ہے۔ کاش اب ہی غیر مبائعین حق کی طرف رجوع کریں۔ اور اگر ان کے اکابر کے قلوب پر ایسی مہریں لگ چکی ہیں۔ جو ابھی ٹوٹ نہیں سکتیں۔ تو دوسرے اصحاب کو تو ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور خلافت ثانیہ کی صداقت کا جرأت کے ساتھ اقرار کر لینا چاہیئے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ صلح ۱۳۱۹ہش۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کراچی سے حضرت مولوی شیر علی صاحب کے نام جو تار ارسال فرمایا اس میں اپنے بخیریت پہونچنے کی اطلاع دی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اعضاء میں درد۔ بخار۔ سردرد اور متلی کی وجہ سے زیادہ علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب مولوی محمد سلیم صاحب اور مولوی محمد اعظم صاحب کو ڈیرہ غازیخان بسلسلہ مقدمہ بھیجا گیا ہے۔

سوالات کے جوابات

فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ کی تشریح

پچاس ہزار سال کے دن سے کیا مُراد ہے؟

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک سوال لکھ کر بھیجا۔ جس کا حسب ذیل جواب جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے لکھا ہے

سوال

آپ نے سورہ معارج کی آیت فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ کے متعلق دریافت کیا ہے۔ کہ پچاس ہزار سال کے دن سے کونسا دن مراد ہے۔ قیامت کا دن۔ یا کوئی اور۔ نیز اس کا مطلب دوسری قرآنی آیات کی روشنی میں کیا ہے:۔

جواب

سو آیت متفسرہ کا جواب سمجھنے کے لئے آیاتِ ماقبل و مابعد کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔ سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ٥ لِّلْکٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَہٗ دَافِعٌ ٥ مِّنَ اللّٰہِ ذِی الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ٥ اِنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ بَعِیْدًا وَّنَرٰہُ قَرِیْبًا ٥

عذاب الٰہی کی غرض

آیاتِ مرقومہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع آیت میں کسی سائل کا ذکر ہے جس نے اس عذاب کے متعلق سوال کیا ہے۔ جو کافروں کے متعلق وقوع میں آنے والا ہے اور خدا تعالےٰ کی طرف سے جب وہ وقوع میں آئے گا۔ تو اس کے دفاع کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ یعنی ایسے عذاب کے متعلق سوال ہے۔ جو یقینی الوقوع ہے۔ پھر یہ عذاب اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس غرض سے وقوع میں آنے والا ہے۔ تا کافر جو کفر کی بدترین سفلی زندگی میں مبتلا ہو کر ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ٥ کے مصداق ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے اپنے ذوالمعارج ہونے کی شان کا جلوہ دکھائے۔ یعنی عذاب کے ذریعے انہیں روحانی اصلاح کے ساتھ اپنی طرف عروج بخشے۔ گویا ذوالمعارج کی صفت سے عذاب کی حکمت کی طرف اشارہ ہے۔ کہ عذاب بغرض اصلاح اور کفر کی ناپاک زندگی کو پاک زندگی سے تبدیل کرنے کے لئے ہے۔ نہ اس لئے کہ عذاب کو صرف انتقام کی حد تک محدود رکھا جائے۔ جس سے جذبۂ نفس کا اقتضاء پورا کرنا اصل مقصد ہو۔ جیسا کہ بعض درندہ صفت لوگوں کا حال ہے۔ خدا کی ناراضگی یا اس کا عذاب ان معنوں میں وقوع پذیر ہرگز نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا عذاب اصلاحی امور کی حکمتیں اپنے اندر رکھتا ہے جس سے وحشی اور درندہ صفت انسان کے اندر مہذبانہ اخلاق اور صالحانہ حالات پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور تکبر وغیرہ طبعی جذبات جو خود روی کی محرکات ہے ہیں عذاب ان کی گندی رَو سے روکتا ہے اور سرکش اور مغرور طبائع کے اندر تضرع اور عجز و انکسار پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ اسی حکمت کو خدا تعالےٰ نے الفاظ ذیل میں بیان فرمایا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَھْلَھَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّھُمْ یَضَّرَّعُوْنَ (اعراف) یعنی ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا۔ جس کی تبلیغ رسالت اور اتمام حجت کے بعد بستی والوں کو تنگدستی کے ذریعے بدحالی اور بیماری سے ہم نے نہ پکڑا ہو۔ مگر محض اس لئے کہ وہ لوگ تضرع اپنے اندر پیدا کریں۔

سورہ سجدہ میں فرمایا وَلَنُذِیْقَنَّھُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ ٥ یعنی ہم بہت بڑے عذاب کے سوا جو آخرت میں وقوع میں آنے والا ہے اس دُنیا میں بھی عذاب ضرور چکھانے والے ہیں۔ تا لوگ اس عذاب کی وجہ سے کفر اور بدی سے ایمان اور نیکی کی طرف رجوع کرنے والے ہوں۔ اسی طرح سورہ نٓ والقلم میں فرمایا۔ کَذٰلِکَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ٥۔ یعنی سورہ ن والقلم میں جن باغ والوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ باغ کی تباہی کا عذاب ان کی اصلاح اور توجہ الی اللہ کا باعث ہو گیا۔ فرمایا ہر عذاب کی یہی غرض ہوتی ہے۔ جو دُنیا میں ہر ایک رسول کے مبعوث ہونے پر قوموں پر آتا ہے۔ پھر جب دُنیا میں عذاب کے ذریعے بھی وہ اصلاح نہ کریں۔ تو پھر عذاب آخرت کا۔ جو بہت بڑا عذاب ہے ان کی اصلاح کرے گا۔ اور زمینی اور مادی حکومتوں میں بھی یہی دستور سیاسی مروج ہے۔ کہ قانون تعزیرات شائع کرنے کے بعد جو لوگ اس کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ انہیں قید خانہ میں رکھا جاتا ہے اور قیدی کی مجرمانہ حالت کے مناسب سزا دی جاتی ہے۔ جس کی غرض اصلاحِ مجرم۔ اطاعتِ حکومت۔ پابندئ قانون اور درستئ جذباتِ نفسانیہ کا سبق سکھانا مقصود ہوتا ہے۔

دُنیا اور آخرۃ کے متعلق پیشگوئیاں

قرآن کریم میں مومنوں اور کافروں کے متعلق دُنیا اور آخرت دونوں طرح کی پیشگوئیاں کی گئی ہیں کہ خدا کے رسول پر سچے دل سے ایمان لا کر اعمال صالح اور کامل اطاعت کرنے والے ہر طرح کی ترقی اور برکات حاصل کریں گے۔ اور کافر اور مخالفت کرنے والے عذاب اور تباہی کا مونہہ دیکھنے والے ہوں گے۔ اور دُنیا میں جب وہ پیشگوئیاں ظہور میں آ جاتی ہیں۔ تو اس سے عند العقل اس بات کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ دُنیا میں خدا کے رسولوں کی پیشگوئیاں اور وعدے پورے ہو گئے۔ تو جو پیشگوئیاں اور وعدے مومنوں اور کافروں کے متعلق عالم آخرت کی نسبت کئے گئے ہیں ضرور ہے کہ وہ بھی پورے ہوں کیونکہ اصل غیب کا علم عقول بشریہ سے بالا خدا تعالےٰ کی ذات کا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی ہستی عالم الغیب نہیں۔ ہاں وہ اپنا غیب اپنے رسولوں پر ظاہر کرتا ہے۔ یا ان کی طفیل کسی کو بتا دیتا ہے۔ ورنہ خود بخود انسان علم غیب سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔

پس جب خدا کے رسولوں کے ذریعہ خدا کا غیب اپنی صداقت دُنیا کے وعدوں اور پیشگوئیوں کی صورت میں ظاہر کر دیتا ہے تو انہی وعدوں اور پیشگوئیوں کا وہ حصہ جو عالم آخرت کے متعلق ہے ضرور ہے کہ وہ بھی اپنے اندر صداقت رکھتا ہو۔ اسی بناء پر خدا تعالےٰ نے تمام رسولوں کی پیشگوئیوں اور وعدوں کو دُنیا اور آخرت دونوں کی نسبت پیش کیا۔ تا دُنیا کی پیشگوئیوں اور وعدوں کے ظہور سے استدلال کے طریق پر آخرت کی پیشگوئیوں اور وعدوں کی صداقت اور صحت تسلیم ہو سکے۔ چنانچہ قرآن کریم کی اکثر سورتوں میں دُنیا اور آخرت کے متعلق پیشگوئیوں اور وعدوں کے لئے یہی اسلوب بیان اختیار کیا گیا ہے۔ اور خود سورہ معارج اور اس سے پہلی سورتیں۔ اور قریب کی سورتیں یعنی ملک۔ قلم۔ حاقہ وغیرہ اور اس کے بعد کی سورتیں نوح۔ جن وغیرہ میں اسی طرح کے اسلوب بیان کو ملحوظ رکھا گیا ہے

پچاس ہزار سال کے دن سے مراد

عربی زبان میں یوم کا لفظ وسیع معنے رکھتا ہے قرآن کریم میں وقت کے کسی معین حصہ پر بھی یوم کا لفظ بولا گیا ہے چار پہر دن پر بھی ایک سال پر بھی زمانہ بعثت رسل پر بھی۔ ایک ہزار سال پر بھی پچاس ہزار سال کی مدت پر بھی قرآن کریم میں اس کی مثالیں حسب ذیل ہیں قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ مراد ایک دن عام (بقرہ ع ۳۵) قُلْ لَّکُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ (سبا) مراد ایک سال۔ ذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ (ابراہیم) مراد زمانہ دورِ رسالت۔ وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ (حج) (مراد ہزار برس) فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ (معارج) (مراد پچاس ہزار برس) اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب یوم یعنی دن سے مراد مختلف دور زمانی ہیں تو پچاس ہزار سال سے کونسا دور مراد ہے اور آیا کوئی دنیا کا دور مراد ہے یا قیامت کا جو حساب کے لئے مقرر ہے یا اسی کے

دوزخیوں کے عذاب کی وہ مدت مراد ہے۔ جو انکی سزا کیلئے علم آخرت میں مقرر شدہ ہے پھر اس تقدیری طور پر بلحاظ کیفیت احساس پچاس ہزار سالہ مدت کا اظہار کیا گیا ہے یا تحقیقی طور پر واقعی عام دنیوی مشہور سالوں کے لحاظ سے یہ اس لئے کہ ابوسعید خدری کی مرویات سے مشکوٰۃ کے باب الحساب میں یہ حدیث ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پچاس ہزار سالہ دن کے متعلق اس کی طوالت کے لحاظ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ دن مومن پر ہلکا ہوگا۔ یہاں تک کہ جتنا وقت مومن پر دنیا میں نماز مکتوبہ یعنی فرضوں کی نماز ادا کرنے پر گزرتا ہے۔ اس سے بھی بہت ہلکا اور آسان ہوگا۔ تو یہ صورت بلحاظ کیفیت احساس ہی ہوسکتی ہے۔ جس کے بالمقابل کفار اور مشرکین کے لئے پچاس ہزار سال کی مدت بلحاظ تکلیف کے محسوس ہوگی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صلوٰۃ مکتوبہ کو تمثیل میں پیش کرنا اس لحاظ سے بھی ہوسکتا ہے۔ کہ نماز کو الصلوٰۃ معراج المومن کے ارشاد کے رُو سے معراج سے بھی تعبیر فرمایا گیا ہے۔ اور معراج کے واقعہ سے ظاہر ہے کہ اسمیں تمام سموات اور بلندیوں کو جو مدارج عالیہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کے طے کرنے سے مراد معراج ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات جیسی شان سُوّر معارج میں ذی المعارج کی صفت سے بیان کی گئی ہے۔ اس ذی المعارج ہستی کے قرب کا مقام اور مرتبہ حاصل کرنا اس معراج کا انتہائی مقصد اور آخری منزل ہے۔ اب مومن جس کے لئے نماز کو معراج قرار دیا گیا ہے۔ وہ اس معراج کے ذریعہ خدائے ذی المعارج کے بلند ترین مرتبہ قرب میں جو دائرہ خلق اور سلسلہ کائنات سے وراء الوراء اور بالاتر از بالا ہے۔ اتنے ہی وقت میں جا پہونچتا ہے۔ جتنا وقت کہ نماز میں صرف ہوتا ہے۔ بلکہ تکبیر تحریمہ جو غیر اللہ کی نفی کے لئے احرام حج کا حکم رکھتی ہے۔ مومن خدا کی کبریائی کا منظر عظیم اور اعلےٰ شاہدہ کرنے سے مکتوبہ نماز کے سارے وقت سے بھی کمتر وقت میں معراج کی اصل غرض تک پہونچ جاتا ہے۔ اور بعد تکبیر تحریمہ تو مناجات اور اظہار عبودیت ہی ہے اور یہ وہ مقام ہے جہاں دنیا دار انسان کا جو کفر اور شرک کی ظلمتوں کے اندر حجاب در حجاب بُعد اور دُوری کے اتنے پردوں میں اسفل در اسفل پستی کے مقام میں گرا پڑا ہے جن سے نکل کر خدائے ذی المعارج کے حضور اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ کی حقیقت کے پانے کے ساتھ پہونچنا پچاس ہزار سالہ مدت سے کم نہیں۔ اور دوزخ کے عذاب کی تلخی کا مقصد بھی اپنے اندر یہی حکمت رکھتا ہے۔ کہ عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ کا پورا کافر جو بالکل دھریہ ہو اس کے اندر عذاب کی تلخی کا ہر لمحہ دھریت اور سفلی جذبات کی ہر رگ کاٹنے کے ساتھ احساس حیات روحانیہ کا فائدہ دے گا جس کا سلسلہ امتداد زمانہ کے لحاظ سے بہت ممکن ہے کہ پچاس ہزار سالہ مدت ہی ہو۔ اور جب عذاب کی اصل غرض اصلاح اور تلافی مافات کے لئے ایک سبیل ہے۔ جس سے غیر اللہ کے تعلقات جو حجب ظلمانیہ نفسانیہ سے خدا تعالےٰ کے لئے روک بنے۔ اس روک کو اٹھانے کے لئے ہے تا عذاب کی تلخی سے غیر اللہ کے تعلقات کی جگہ دل سے خالی ہو کر اس کی جگہ خدا تعالےٰ کا تعلق پیدا ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین حصہ پنجم کے آخری صفحات یادداشتوں کی سرخی کے ماتحت صفحہ ۹ پر نمبر ۵ میں فرمایا ہے۔ "جس چیز سے انسان پیار کرتا ہے اس سے اگر جدا کیا جائے تو یہی اس کے لئے ایک عذاب ہو جاتا ہے"۔ اور قرآن میں بھی آیت وحیل بینھم و بین ما یشتھون کو اسی عذاب کے معنوں میں پیش کیا گیا ہے۔ اور دوزخ کی جڑ کیا ہے۔ دراصل طلب مولےٰ کی جگہ حرص دُنیا کی آگ کا دل میں آیت نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ کے معنوں میں مشتعل ہونا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہی معنوں میں فرمایا ہے ؎

جہنم کز و داد فرقاں خبر
ہمیں حرص دنیاست جان پدر

یعنی قرآن نے جس دوزخ کی خبر دی ہے۔ وہ دراصل یہی دنیا کی حرص ہے

سوال عذاب کے متعلق ہے نہ کہ حساب کے متعلق

اور اگر پچاس ہزار سال کے دن سے قیامت کا دن مراد لیا جائے تو قیامت کا دن حساب کے لئے ہے نہ کہ سزا کے لئے اور سورۂ معارج کی آیت سأل سائل بعذاب واقع للکافرین الخ کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ سوال عذاب کے متعلق ہے نہ کہ حساب کے متعلق پھر قیامت کا دن کافروں کے حساب کے لئے ہی نہیں بلکہ مومنوں کے لئے بھی ہے۔ اور عذاب کے وقوع کا تعلق بعد حساب صرف کافروں اور مجرموں سے ہی ہوگا۔ جو دوزخ کے مکان کو چاہتا ہے۔ جو عذاب اور سزا کی جگہ ہے اس سے ظاہر ہے کہ پچاس ہزار سال کے دن کا تعلق عذاب کافرین سے بلحاظ مدت سزا و عذاب ہے نہ بلحاظ حساب۔ اور فقرہ کان مقدارہ سے مقدار تقدیری ہو نہ تحقیقی یعنی پچاس ہزار سالہ مدت کا عذاب شدت کے احساس کے لحاظ سے اور کیفیت اعتبار سے ہو۔ جیسے حدیث میں آیا ہے۔ کہ دجال کے زمانہ ظہور میں ایک دن سال کا بھی ہوگا۔ اور ایک ماہ کا بھی۔ اور ایک ہفتہ کا بھی۔ چنانچہ آج یہ پیشگوئی اس طور سے بھی پوری ہو رہی ہے۔ کہ ایک سال کا کام مشینوں کے ذریعے ایک دن میں ہو رہا ہے۔ اور ایسا ہی بعض کام ایک مہینے کے ایک دن میں ہو رہے ہیں۔ اور بعض ایک ہفتے کے ایک دن میں۔ اور سفر کے متعلق بھی ایسی ہی سہولتیں میسر ہیں۔ کہ ریل اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سالوں کا سفر دنوں میں ہو رہا ہے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ پچاس ہزار سال کی مدت کی اصلاح کا کام دوزخ کے ایک دن کے عذاب سے میسر آجانے والا ہو جو اپنی تلخی اور شدت کی وجہ سے پچاس ہزار سالہ مدت کے مجاہدات شاقہ کی مجموعی حیثیت کی تکلیف کے برابر ہو۔

عذاب جہنم کی انتہائی مدت

اگر تقدیری لحاظ سے کیفیت عذاب کی نہیں بلکہ تحقیقی لحاظ سے ہے اور پچاس ہزار سالہ مدت سے وہی مدت مراد ہے۔ جو سابع کے مسلمات معروفہ اور محاورات متعارفہ کے حساب ایام و سنین کے لحاظ سے اپنا مقدار رکھتی ہے۔ تو پھر جہنم کے عذاب کی انتہائی مدت واقعی پچاس ہزار سال ہی ہوسکتی ہے۔ اور ابدی زندگی جو اپنی حیثیت میں غیر متناہی ہوگی۔ اس غیر متناہی زندگی کے بالمقابل پچاس ہزار سالہ مدت معمولی مدت ہے۔ اور قرآن کریم کا سورۂ ھود ع کی آیت فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَھُمْ فِیْھَا زَفِیْرٌ وَّ شَھِیْقٌ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ کا استثناء بھی جس مدت کو مستثنیٰ کرنے پر دلالت کرنے والا ہے وہ وہی مدت معلوم ہوتی ہے۔ جس کا اظہار سورۂ معارج کی آیت فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ میں کیا گیا ہے۔ اور آسمانوں اور زمینوں کے دوام کے بالمقابل اس استثناء کا باعث فیضان ربوبیت کو شان فعالیت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ جس کے صاف یہ معنی ہیں کہ خدا تعالےٰ کی فعالیت فیضان ربوبیت کی مقتضی ہے۔ جیسے کہ آیت وسعت رحمتی کل شئی اور حدیث سبقت رحمتی علی غضبی اس پر شاہد ہے۔ ایسا ہی حدیث یاتی زمان علی جھنم لا یبقی فیھا احد ونسیم الصبا تحرک ابوابھا۔ کہ جہنم پر ایک ایسا بھی زمانہ آئے گا۔ کہ اس میں کوئی بھی مجرم سزا پانے والا باقی نہیں رہے گا۔ اور نسیم رحمت جہنم کے دروازہ کو کھٹکھٹائے گی ؎

غیر مسلموں کی جد وجہد

ہندوؤں اور سکھوں کا شکتی دل

خاکسار تحریک کے مقابل پر اور اسی رنگ میں ہندوؤں کا ایک نیم فوجی ادارہ "شکتی دل" کے نام سے قائم ہوا ہے۔ جس کا مرکز راولپنڈی میں بنایا گیا ہے۔ اس تحریک کو جاری ہوئے ابھی ایک سال کا عرصہ بھی نہیں ہوا۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اسے بہت ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ اور پنجاب کے علاوہ صوبہ سرحد میں بھی یہ تحریک زور پکڑ رہی ہے پنجاب میں اس وقت دس ہزار والنٹیرز اس میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور صوبہ سرحد میں اس کی چالیس شاخیں کھل چکی ہیں اسکے منتظمین اب اسے دوسرے صوبوں میں فروغ دینے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ ایک گروہ اس کے مقاصد کی اشاعت کے لئے صوبہ یو، پی کے دورہ پر بھیجا جا رہا ہے۔ والنٹیرز خاکساروں کی طرح خاکی وردی پہنتے ہیں۔ اور بیلچے کے بجائے ترشول ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ اس دل کے صدر مشہور سکھ لیڈر سردار کرتار سنگھ ایڈووکیٹ۔ اور کمانڈر انچیف لالہ ہری رام پہلوان سابق ریسیپر سازش ہیں۔ منتظمین کا خیال ہے کہ بہت جلد اس کے والنٹیروں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

کیا سکھ ہندو ہیں؟

معاصر شیر پنجاب (۲۳ جنوری) لکھتا ہے:۔

"اب پھر سکھوں میں یہ سوال بڑے زور کے ساتھ چھڑ گیا ہے۔ کہ وہ ہندو ہیں یا نہیں۔ سیٹھ جگل کشور برلا نے سرب ہند سکھ مشن کو بیس ہزار روپیہ دان دے کر اس پارٹی میں جو سردار سنتوکھ سنگھ امرتسری سے آپ کے اعزاز میں دلوائی گئی۔ تمام سکھ لیڈروں کے سامنے اس دعوے کی تکذیب کی۔ کہ سکھ ہندو نہیں ہیں۔ اور کہا کہ سکھ آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کی طرح ہی ہندو جاتی کا ایک انگ ہیں۔ پروفیسر گنگا سنگھ نے بھی دبے الفاظ میں ان کی تائید کی۔ اور کسی کو سیٹھ برلا کے الفاظ کی تردید کا حوصلہ نہ ہوا۔ اس کے بعد بلند شہر یو، پی میں جو اکالی کانفرنس ہوئی۔ اس میں سیٹھ برلا صاحب نے نہایت وضاحت کے ساتھ یہ دعوے کیا۔ کہ سکھ ہندو ہیں۔ اور ہندو جاتی سے ان کی علیحدگی ڈھونگ ہے۔ ساری کانفرنس میں کسی کو سیٹھ برلا کے الفاظ کی تردید کی جرأت نہ ہوئی۔ اور وہ لوگ جو تمام عمر "ہم ہندو نہیں ہیں" کا سبق سکھوں کو پڑھاتے رہے تھے۔ سفید پری (چاندی) کے عشق میں اس قدر از خود رفتہ و مبہوت ہو گئے۔ کہ سیٹھ صاحب کے ان الفاظ کی تردید تو کجا۔ ان کی ہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ اس کے بعد ہم سے ایک دوست نے بیان کیا۔ کہ سیٹھ جگل کشور سے اس شرط پر روپیہ لیا جا رہا ہے۔ کہ رفتہ رفتہ سکھوں کے اس عقیدہ کو کمزور کیا جائے۔ کہ وہ ہندو نہیں ہیں"

گویا ہندوؤں کی سرمایہ داری نہ صرف اچھوتوں کی جداگانہ اور مستقل ہستی کے قیام کے لئے سخت خطرہ کا موجب بنی ہوئی ہے۔ بلکہ سکھوں ایسی اہم قوم کو بھی اپنے پیسہ کے ذریعہ ہضم کر جانے پر تلی ہوئی ہے۔ اور اس کوشش میں ہے۔ کہ سکھ اپنے علیحدہ وجود کو مٹا کر ہندوؤں کے لئے ایک باڑ کا کام دیتے رہیں۔ اسی طرح اپنی دولت کے ذریعہ اس ہشیار قوم نے مسلمانوں کے اندر بھی کئی تفرقے پیدا کر رکھے ہیں۔ اور کئی پیٹ کے ہندوؤں کو کھڑا کر کے مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہونچانے کے درپے رہتی ہے۔ اور اس طرح اگر دیکھا جائے۔ تو ہندو سرمایہ داروں کا وجود اس بدنصیب ملک کے لئے ایک مستقل لعنت اور عذاب کا موجب بنا ہوا ہے۔

سکھوں کا آریہ دھرم میں پرویش

حیرت ہے۔ کہ ایک طرف تو ہندو نہایت زور کے ساتھ یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں مصروف ہیں۔ کہ سکھ ہندو جاتی سے علیحدہ نہیں ہیں۔ بلکہ دونوں انگ ہی ہیں۔ اور دوسری طرف جہاں ان کا بس چلے سکھوں کو ہندو بنانے میں تامل نہیں کرتے۔ ریاست کشمیر کے علاقہ کشتوار میں ایک زمانہ میں ایک سکھ سردار تیرتھ سنگھ وزیر وزارت کے عہدہ پر فائز تھے۔ اس منصب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے اس علاقہ کے اچھوتوں کو سکھ بنا لیا تھا۔ اب آریہ سماجی اخبارات نے نمایاں طور پر اس خبر کو شائع کیا ہے۔ کہ ان اچھوتوں کو دوبارہ آریہ بنا لیا گیا ہے۔ حالانکہ اگر سکھ بھی ہندو ہی ہیں۔ تو پھر انہیں ہندو دھرم میں داخل کرنے کے معنے ہی کیا ہیں۔ شیر پنجاب نے اس خبر کا عنوان رکھا ہے۔ "قوم کی قوم کی تپت ہو گئی"۔

سکھ لیڈروں کی مذہبی حالت

معاصر شیر پنجاب ۲۴ جنوری "سکھ مذہب خطرہ میں" کے عنوان سے لکھتا ہے۔ "سکھوں میں سوشلزم کے ساتھ ساتھ ناستک پن کی خوفناک اشاعت کی جا رہی ہے۔ عام دیہاتیوں میں دھرم بھاؤ بہت کم ہو گیا ہے۔ دوابہ میں تو ست سری اکال کا جیکارہ بلند کرنا جھولی چک ہونے کی دلیل سمجھا جانے لگا ہے۔ اس قسم کی ذہنیت سے قدرتاً لوگوں کے مذہبی جذبات و حسیات کمزور پڑ گئے ہیں۔ اور وہ سنگھوں کی سپرٹ سے محروم ہو چکے ہیں۔ ماوشما کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ دو چار کے سوا کوئی اکالی لیڈر بانی کا پاٹھ نہیں کرتا۔ نت نیم نہیں کرتا۔ رہت نہیں رکھتا۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک کسی کے دل میں دھرم کے لئے کوئی بھاؤ نہیں۔ اب یہ وبا ز دیہات سے شہروں میں بھی پھیلنے لگی ہے۔ .... شرومنی کمیٹی پر قابض لوگ خود تو اس درجہ ان پڑھ اور سکھ مذہب کی تعلیم سے بیگانہ ہیں۔ کہ انہیں اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ شری گورو گرنتھ صاحب خالصہ پنتھ کے گورو ہیں۔ سکھوں کے عقائد کے مرکزی ستون کو اس جگہ سے ہٹا دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ .... گوردواروں پر برسر اقتدار پارٹی نے سکھ دھرم کے عقائد و اصول کو بازیچۂ اطفال بنا رکھا ہے۔ وہ سکھوں کے جذبات و عقائد سے اپنے ذاتی یا پارٹی مفاد کے لئے کھیل رہے ہیں"۔

(۵۶)

اچھوتوں کی طرف سے کانگرس کو الٹی میٹم

مشہور اچھوت لیڈر مسٹر پی۔ این رج گھوشن نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ کہ گاندھی جی کو چاہئے۔ کہ تمام صوبوں میں مخلوط وزارتوں کے قیام کی اجازت دیدیں جن میں اچھوتوں کو ان کی آبادی کے تناسب سے حقوق حاصل ہوں۔ آپ نے کہا۔ فی الحال ہم نے مسلم لیگ کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کیا۔ "یوم نجات" کے مظاہروں میں شمولیت کانگرس کے اس رویہ کے خلاف احتجاج کے طور پر تھی۔ جو اس نے اپنے عہد حکومت میں اچھوتوں کے متعلق اختیار کر رکھا تھا۔ کانگرس ہائی کمانڈ کو میں واضح طور پر یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ وزارتوں کی نئی ترتیب میں اگر اچھوتوں کو ان کے حقوق پورے پورے ادا نہ کئے گئے۔ تو ہم ڈٹ کر اس کا مقابلہ کریں گے۔ اور اس کی پوری پوری مخالفت کریں گے۔

مکمل پتہ تحریر فرمایا کریں

نظارت ہذا میں باہر کی جماعتوں سے کیا بلحاظ کسی عہدہ دار کے یا فرد کے جو خطوط موصول ہوتے ہیں۔ ان میں سے بہت سی ایسی چٹھیاں ہوتی ہیں جن پر صرف ارسال کنندہ کا نام ہوتا ہے۔ نہ تو جماعت کا نام ہوتا ہے اور نہ ہی پورا ایڈریس۔ ایسے خطوط کے جواب دینے میں نظارت کو بہت دقت پیش آتی ہے اور اگر جواب نہ دیا جائے۔ تو شکایت کا موقع پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے آئندہ جو دوست نظارت ہذا کو چٹھی لکھا کریں۔ وہ اس میں اپنا پورا پورا پتہ جواب کے لئے لکھا کریں۔ اگر کوئی دوست بحیثیت فرد جماعت کے لکھے وہ بھی اپنا پتہ لکھا کریں اور اگر کوئی بحیثیت عہدہ دار جماعت لکھے وہ بھی اپنا مکمل پتہ لکھا کریں۔ ورنہ جواب نہ ملنے کی شکایت نہ کی جائے۔ (ناظر امور عامہ)

ممبران دار الشکر کمیٹی کو اطلاع

احباب کو یہ تو معلوم ہو چکا ہوگا کہ سال ۱۹۴۰ء کے لئے دار الشکر کمیٹی کے صدر جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور سکرٹری خاکسار منتخب ہو چکے ہیں اب میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ کہ تا اطلاع ثانی دار الشکر کمیٹی کے متعلق ہر ایک قسم کی خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے۔

خاکسار۔ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ

پتہ مطلوب ہے

منشی سید احمد صاحب خوشنویس المعروف بھوپال والا متوطن ڈھلم بلگن تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ جو کہ چند سال کا عرصہ ہوا، قادیان میں سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تفسیر القرآن کی کتابت کرتے رہے ہیں کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر ناظرین الفضل میں سے کسی صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو یا خود منشی سید احمد صاحب اس اعلان کو دیکھیں تو مہربانی کر کے اپنے پتہ سے ہمیں اطلاع دیں ان سے ضروری کام ہے۔ سننے میں آیا ہے کہ وہ آج کل لاہور میں کہیں کام کرتے ہیں۔ اس لئے اگر لاہور کے کوئی دوست ان کے موجودہ پتے سے آگاہ ہوں تو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

قابل توجہ موصیان

مجلس مشاورت ۳۵ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہر موصی پر لازم ہے کہ وہ اپنی آمدنی کی بھی وصیت کرے۔ اس فیصلہ کا بار بار اعلان کیا گیا۔ اور فرداً فرداً بھی موصیوں کو اس فیصلہ کی اطلاع دے دی گئی تھی جن کی وصیت صرف جائداد کی تھی۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض موصی جائداد ابھی تک ۱/۱۶ حصہ ہی چندہ عام ادا کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے اس لئے اگر کوئی ایسا موصی ہو جس نے وصیت کی ہوئی ہو اور وہ حصہ آمد ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے ادا نہیں کر رہا تو اس کو چاہیئے اپنی آمدنی پر ۱/۱۰ حصہ ادا کریں اور مئی ۳۵ء سے بقایا ادا کریں۔ اور عہدیداروں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ ایسے موصیوں سے ۱/۱۰ حصہ وصول کیا کریں۔ جو ادا نہ کرے۔ اس کی رپورٹ کریں۔ تاکہ اس کی وصیت منسوخ کی جائے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

گندم اور چنے کے بھاؤ میں اتار چڑھاؤ

ماہ دسمبر ۱۹۳۹ء میں قیمتوں کی کمی بیشی کے متعلق مندرجہ ذیل تفاصیل برائے اطلاع عامہ شائع کی جاتی ہے۔

چوبیس مقامات یعنی پلول۔ انبالہ۔ جگادھری۔ جالندھر۔ لدھیانہ۔ فیروزپور۔ ابوہر۔ لاہور۔ پتوکی۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ پٹھانکوٹ۔ سیالکوٹ۔ سرگودہا۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ کیمبل پور۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ۔ لائل پور۔ گوجرہ۔ ٹانڈلیانوالہ۔ جڑانوالہ اور ملتان میں گندم کی اوسط تھوک قیمت نومبر ۱۹۳۹ء کے آخر میں ۳ روپے ۹ آنہ ایک پائی فی من تھی۔ جو دسمبر ۱۹۳۹ء کے پہلے دو ہفتوں میں ۳ روپے ۱۰ آنے ۹ پائی اور آخری دو ہفتوں میں ۳ روپے ۱۱ آنے ۲ پائی فی من ہو گئی۔ گذشتہ سال ماہ مذکور میں اس کی قیمت ۲ روپے ۱۰ آنے چار پائی فی من تھی۔

آٹھ بڑی برآمد کرنے والی منڈیوں یعنی لائل پور۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ۔ گوجرہ۔ سرگودہا۔ ٹانڈلیانوالہ۔ جڑانوالہ اور پتوکی میں گندم کی اوسط تھوک قیمت جو نومبر ۱۹۳۹ء کے آخر میں ۳ روپے ۸ آنے ۸ پائی فی من تھی۔ وہ دسمبر ۱۹۳۹ء کے پہلے دو ہفتوں میں ۳ روپے ۸ آنے ۹ پائی اور دوسرے دو ہفتوں میں ۳ روپے ۹ آنے ۷ پائی ہو گئی اس کے مقابلہ میں گذشتہ سال اسی وقت اس کی قیمت ۲ روپے ۷ آنے ۳ پائی فی من تھی۔

مذکورہ بالا چوبیس مقامات پر نخود کی اوسط تھوک قیمت نومبر کے آخر میں ۴ روپے آنہ ۹ پائی فی من تھی۔ جو دسمبر ۱۹۳۹ء کے پہلے اور دوسرے دو ہفتوں میں ۴ روپے ۴ آنے ۴ پائی ہو گئی۔ گذشتہ سال ماہ مذکورہ میں اس کی قیمت ۳ روپے ۱۱ آنے ۱۰ پائی فی من تھی۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

ضرورت ناطہ

مرزا احمد شریف بیگ صاحب سب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل گجرات کے باشندے مخلص احمدی ہیں مبلغ ۱۴۰/- روپے تنخواہ لے رہے ہیں۔ ۲۰۰/- روپے تک ۸/۷ سالانہ ترقی ہوگی۔ آئندہ نمبر آنے پر چار سو روپے تک تنخواہ ہوگی۔ ان کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ ان کو تعلیم یافتہ سلیقہ شعار معزز مخلص خاندان کے رشتہ کی ضرورت ہے جو حضرت اصحاب ان کے والد مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ گجرات پنجاب کی معرفت رشتہ کے متعلق خط و کتابت کریں۔ اور لڑکی کے حالات و کوائف معہ جملہ شرائط متعلقہ نکاح درج فرمائیں۔ تاکہ دوبارہ خط و کتابت کی ضرورت نہ رہے۔ مرزا احمد شریف بیگ صاحب والدین کے اکلوتے بیٹے ہیں۔ کوئی بھائی بہن اور اولاد نہیں ہے۔

خلافت سلور جوبلی کی تقریب کی یادگار

کے طور پر حیدرآباد کی ایک احمدی فرم نے جو نہایت خوشنما خلافت سلور جوبلی میڈل تیار کئے تھے۔ اور جن کی خریداری کی سفارش آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی۔ اور جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے خرید کئے۔ ان احباب کی خاطر جو اس موقعہ پر تشریف نہیں لا سکے۔ مگر اس یادگار کو حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔ ہم نے اس فرم سے سب کے سب خرید کر لئے ہیں۔ اس لئے قادیان آنے والے اپنے اعزہ اور احباب کے ذریعہ۔ یا بذریعہ ڈاک۔ یہ میڈل ہم سے طلب کریں۔ قیمت صرف دو آنے۔

مینیجر پیارے دی ہٹی صرافاں قادیان

تمام ضروری پہلوؤں کو مدّنظر رکھ کر۔ کرن جوانی کی ایجاد کی گئی ہے!
انسانی جسم
ٹکڑے ٹکڑے کر کے جسم کی مرمت نہیں کی جاسکتی۔ اسے ایک ہی خیال کر کے علاج کرنا چاہیئے۔ تجدید شباب کا طریق یہ ہے:-
(Pope Innocent VIII)
کرن جوانی کے اجزاء و خصوصیات
پھر سے جوان بننا کسی جاندار کے گلینڈ یا کسی سیرم کے بغیر ہی ممکن ہے
کرن جوانی
بقدرتی طور پر شباب پیدا کرتی ہے
نئی روشنی کے مرد و عورت نام کی کتاب مفت منگائیے
امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون
امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور
قدرتی صحت حاصل کرو! اور زندگی کا لطف اٹھاؤ!
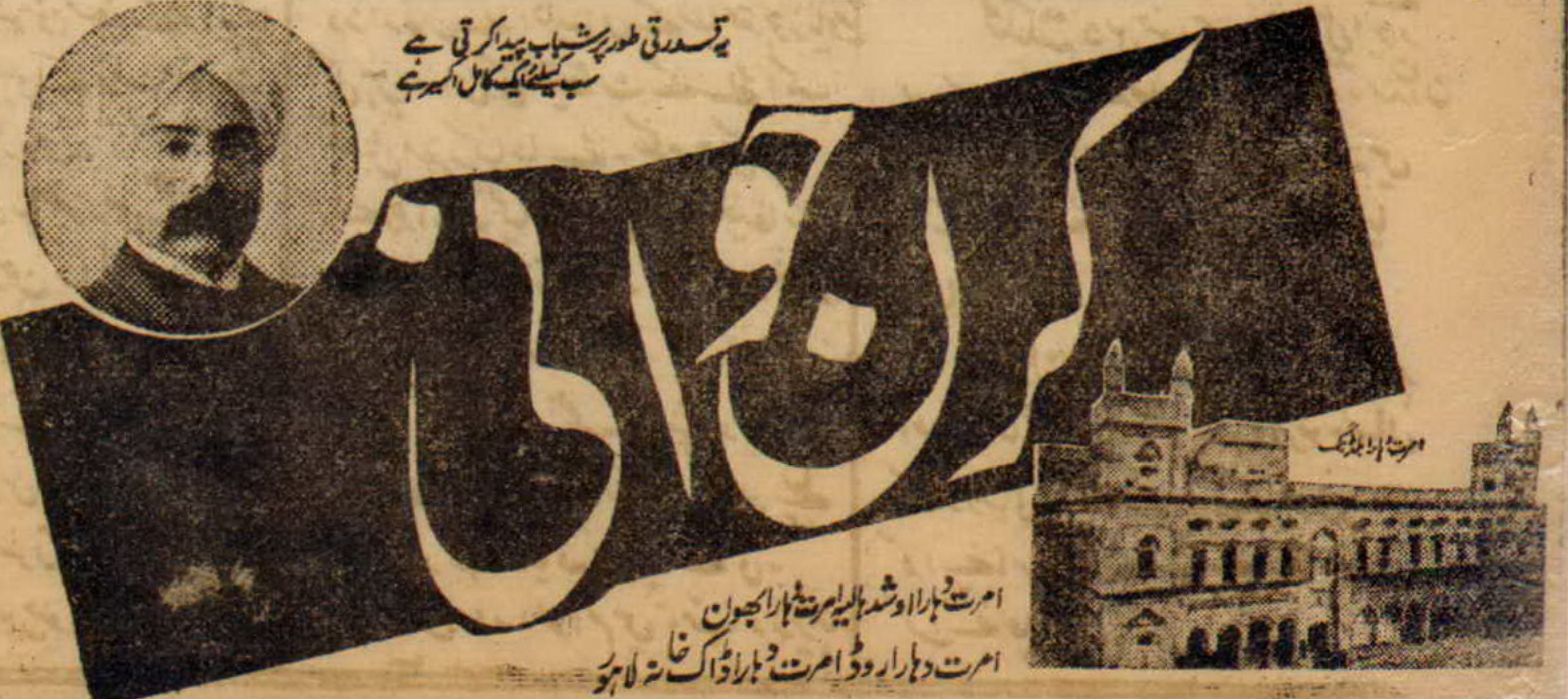
ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۵ جنوری۔ برطانیہ کی اقتصادی جنگ کے وزیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ میں مقیم جرمنوں نے ڈاک اور پارسلوں کے ذریعہ جرمنی کو جو امدادی رقوم ارسال کیں۔ ان میں سے اس وقت تک ۶ ہزار خطوط اور ۵ ہزار پارسل برطانیہ کے قبضہ میں آچکے ہیں۔ ان میں ۵۵ لاکھ مارکس کے چیک۔ ۲۵ لاکھ مارک کے سکے اور نوٹ اور ۲۰ لاکھ سٹرلنگ قیمت کے ہیرے ایک پارسل میں پائے گئے۔ جرمنی میں اب ریلوے انجنوں اور طیاروں کے پرزوں کے لئے گریس نہیں ملتی۔ اور اسی وجہ سے ریلیں کم کر دی گئی ہیں۔ کپڑے کے کارخانے بند ہو گئے ہیں۔

واردھا ۲۵ جنوری۔ گاندھی جی ۵ یا ۶ فروری کو وائسرائے ہند سے ساتھ دہلی میں ملیں گے۔

کانپور ۲۵ جنوری۔ مسز سروجنی نیڈو نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ "یوم نجات" سا میں نے خیر مقدم کیا تھا۔ کیونکہ اس نے کانگرس کی مخالف طاقتوں کو الم نشرح کر دیا ہے۔ ملک میں موجودہ فرقہ وارکشیدگی کی ذمہ داری کانگرسیوں پر ہے۔ انہوں نے قرار دادیں منظور کرنے کے سوا دو قوموں میں اتحاد کے لئے عملی کوشش کوئی نہیں کی۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ آج ٹوکیو میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس کمیٹی نے جس کے سپرد کہ جہاز پر سے برطانیہ نے ۲۱ جرمنوں کو گرفتار کیا ہے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ وہ فوجی خدمات کے قابل کسی جرمن کو اپنے جہاز پر سوار نہیں کرے گی۔ اس جہاز کا کپتان جس پر سے جرمن گرفتار کئے گئے تھے۔ ریٹائر کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۵ جنوری۔ دہلی کے اخبار وحدت جو مولوی منظہر الدین صاحب مرحوم کی ملکیت ہے۔ ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سکھر کے فسادات کے متعلق سر عبد اللہ ہارون کے ایک بیان کی اشاعت ہے۔

پیرس ۲۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے مسولینی کو اس امر کا یقین دلایا ہے۔ کہ اگر روس نے اٹلی اور ہنگری کے حلقہ ہائے مفاد میں مداخلت کی۔ تو جرمنی ضرور اس کا مقابلہ کرے گی۔

بنوں ۲۵ جنوری۔ تحصیل میر علی میں عیدک کے نزدیک ایک گاؤں میں پولیس نے ایک بم ساز فیکٹری کا سراغ لگا لیا ہے۔ چند قبائلی بھی بم بناتے ہوئے گرفتار کر لئے گئے ہیں جنہیں بنوں ڈسٹرکٹ جیل میں رکھا گیا ہے۔

آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنوں نے سارے دیہاتی رقبہ میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ لوگوں کا اعتماد بحال کرنے اور امن و انتظام کے لئے یہ اقدام ضروری ہے۔ حکم دیا گیا ہے کہ سوائے فوج و پولیس کے کوئی شخص آٹھ بجے رات سے چار بجے صبح تک اپنے گھر سے باہر نہ نکلے۔ یہ حکم تا اطلاع ثانی نافذ رہے گا۔

لاہور ۲۵ جنوری۔ آج شب آٹھ بجے پولیس نے جنگ کے خلاف لٹریچر کی تلاش میں کئی سیاسی کارکنوں کے مکانات کی تلاشی لی۔ لیکن کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی کوئی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔

ٹوکیو ۲۵ جنوری۔ جاپان کی ایک سوسائٹی نے برطانوی سفارت خانہ کے سامنے جا کر مظاہرہ کیا۔ برطانیہ کے خلاف ایک ریزولیوشن سفیر کے حوالہ کیا مظاہرین نے واپسی کے وقت سفارت خانہ کی کھڑکیاں توڑ دیں۔

پشاور ۲۵ جنوری۔ گذشتہ شب قریباً تین درجن قبائلیوں نے گرگورا پولیس سٹیشن پر حملہ کر دیا۔ اور گولیاں برسانے لگے۔ پولیس نے بھی جواباً فائر کئے۔ اس پر حملہ آور اپنے مجروحین اور نیز لاشوں کو اٹھا کر بھاگ گئے

بمبئی ۲۵ جنوری۔ سٹاک ایکسچینج کے حکام نے ۷۵ اسٹاک بروکرز کو ایک لاکھ روپیہ جرمانہ کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے دو تعطیلوں کے ایام میں کاروبار کیا تھا۔

بنوں ۲۵ جنوری۔ آج عین دوپہر کے وقت پندرہ قبائلیوں نے سرائے نورنگ کے بازار پر حملہ کر دیا۔ شہریوں نے ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا۔ مقابلہ میں پانچ شہری ہلاک اور پانچ مجروح ہوئے۔ ڈاکوؤں نے بازار کی دکانوں کو لوٹ لیا بعض دیہاتی بھی لوٹ میں شامل ہو گئے۔ یاد رہے کہ سرائے نورنگ ریلوے سٹیشن اور پولیس سٹیشن بھی ہے۔

لاہور ۲۵ جنوری۔ ۲۲-۲۳-۲۴ مارچ کو آل انڈیا مسلم لیگ کا ۲۷واں سالانہ اجلاس یہاں منٹو پارک میں منعقد ہو رہا ہے۔ پنڈال وسیع ہوگا۔ جس میں ڈیڑھ لاکھ افراد کی نشست کا انتظام ہوگا۔ نواب ممدوٹ استقبالیہ کمیٹی کے صدر بنائے گئے ہیں۔ متعدد بلاد اسلامیہ کے نمائندوں کو بھی اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ ملک کی بیس افتادہ جماعتوں کے لیڈروں نے استقبالیہ کمیٹی کو مطلع کیا ہے کہ وہ اجلاس میں شرکت کا ارادہ رکھتی ہیں۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ آج دار العوام میں سوال کیا گیا۔ کہ کیا حکومت مسٹر جناح کی اس تجویز کو منظور کرے گی۔ کہ کانگرسی وزارتوں نے اقلیتوں کے ساتھ جو زیادتیاں کی ہیں۔ ان کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ حکومت کی طرف سے جواباً کہا گیا۔ کہ اس قسم کی تحقیقات سے نہ کانگرس کو فائدہ ہوگا۔ نہ اقلیتوں کو اور نہ ہندوستان کو۔ اس تحقیقات پر کئی ماہ صرف ہوں گے۔ لمبی شہادتیں ہوں گی جس کے نتیجہ میں فرقہ وارکشیدگی جو پہلے ہی موجود ہے زیادہ ہو جائے گی۔

آج دار العوام میں نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ ہندوستان میں عنقریب جو آئینی کانفرنسیں ہونے والی ہیں۔ ان کے نتیجہ میں ہندوستان کی آئینی مشکلات حل ہو جائیں گی۔ اور اسے برٹش کامن ویلتھ میں خود مختار نوآبادی کا درجہ مل جائے گا۔ مرکز میں فیڈرل گورنمنٹ قائم ہوگی۔ اور اس امر کا اطمینان کر لینا چاہیئے۔ کہ اس کی مالی حالت ایسی ہو۔ کہ وہ نظم و نسق چلا سکے۔

برلن ۲۶ جنوری۔ اٹلی کی خبر دینے والی ایجنسی نے طہران دار الحکومت ایران کی یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ ایران کے معتبر حلقے اس خبر کی تصدیق نہیں کرتے کہ معاہدہ سعد آباد کو فوجی معاہدہ میں بدلنے کی کوئی تجویز ہو رہی ہے۔

برلن ۲۶ جنوری۔ مغربی مورچوں میں چونکہ کڑاکے کی سردی پڑ رہی ہے اس لئے فوجی نقل و حرکت بند ہے۔

برلن ۲۶ جنوری۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ مغربی محاذ میں کوئی نئی بات نہیں پیدا ہوئی۔ ہوائی جہازوں نے دیکھ بھال کے لئے پرواز کی۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ آج دار العوام میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ میں ابھی یہ نہیں بتا سکتا۔ کہ برطانیہ اور روس میں جو گفت و شنید ہوئی تھی۔ اس کے متعلق وائٹ پیپر کب شائع کیا جائے گا۔ فن لینڈ پر حملہ کے پیش نظر برطانیہ کے روس کے ساتھ تعلقات کے انقطاع کے سوال کے متعلق آپ نے کہا کہ یہ ایک سوال ہے کہ جس کے تمام پہلوؤں پر پوری طرح غور کرنے کی ضرورت ہے۔

کلکتہ ۲۵ جنوری۔ امپیریل ایرویز نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ ہندوستان اور انگلستان کے مابین دو ہفتہ میں ۸ کے بجائے چھ جہاز آیا اور جایا کریں گے۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۲۲ اور ۲۳ سال کے درمیانی عمر کے نوجوانوں کو ۷ فروری کو اپنے نام فوجی خدمات کے لئے رجسٹرڈ کرانے چاہئیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی